سوال

(101) ممنوع اوقات میں نوافل کی ادائیگی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عصر کی نماز کے بعد سنتیں یا نفل پڑھے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز عصر اور نماز صبح کے بعد نفل وغیرہ نہیں پڑھنے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لاَصلاَةَ بَعدَ الصُّبحِ حَتیٰ تَرتَفِعَ الشَّمسُ، وَلاَصلاَةَ بَعدَ العَصرِ حَتیٰ تَغِیبَ الشَّمسُ"

صبح کی (فرض) نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر (کی نماز) کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ (صحیح بخاری: 586 وصحیح مسلم 1/828)

اس مفہوم کی بہت سی روایات ہیں۔ دیکھئے سنن نسائی (ج1ص278) دوسرے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ عندالطلوع اور عندالغروب کے علاوہ یہ ممانعت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے۔ مثلاً:

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے سوائے اس کے کہ سورج سفید صاف اور بلند ہو (تو پڑھ سکتے ہیں)

دیکھئے سنن النسائی (574) وسنن ابی داوٗد (1274) وسندہ صحیح اس ممانعت عامہ سے بعض نمازیں مخصوص ہیں مثلاً:

1۔ جس کا فرض رہ گیا ہو اور اسے یاد آجائے یا وہ نیند سے بیدار ہوا ہو۔

2۔ نماز جنازہ (3) نماز استسقاء (4) نماز کسوف (5) تحیۃ المسجد (6) بیت اللہ میں نماز (7) سنن راتبہ اگر رہ جائیں۔

یہ نمازیں صبح عصر کے فرائض کے بعد پڑھنا ممنوع نہیں ہیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی دو رکعتیں رہ گئیں تو آپ نے یہ رکعتیں عصر کے بعد پڑھی تھیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وسنن نسائی (ج1ص282،281)

سیدنا قیس بن قہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صبح کی دو سنتیں رہ گئیں تو انھوں نے فرضوں کے بعد اسی وقت پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم ہو جانے کے بعد کچھ کہنے کے بجائے سکوت فرمایا:

دیکھئے صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (6ص162ح1116) اور ابن حبان (ج4ص82ح2462)

اسے حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیح کہا ہے (المستدرک والتلخیص ج1ص275،274)

اس کی سند صحیح اور متصل ہے نیز دیکھئے میری کتاب ہدیۃ المسلمین فی جمع الاربعین من صلوۃ خاتم النبیین (الحدیث:24) (شہادت جولائی 1999ء)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ274

محدث فتویٰ